

جمہوریت ہناؤ، خلافت لاؤ

جمہوریت کرپٹ عناصر کے لیے ایک انعام ہے اور ان کے تحفظ کو یقینی بناتی ہے

پی پی پی کے سربراہ اور سابق صدر آصف علی زرداری کی واپسی نے سیاسی میدان میں ایک ہل چل پیدا کر دی ہے۔ ایک بحث چل نکلی ہے کہ کیا پی پی پی، پی ایم ایل ان کے ساتھ اپنی مفادمت کو برقرار رکھے گی جو قومی مفادمتی آرڈیننس (این آر او) اور میثاق جمہوریت کی نتیجے میں وجود میں آئی تھی اور "باری باری کی سیاست" کو جاری رکھے گی۔ اس حوالے سے بھی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ کیا عمران خان کی پی ٹی آئی 2018 کے انتخابات سے قبل پی پی پی کے ساتھ کوئی اتحاد بنائے گی۔ لیکن اس تمام تر ڈرامے اور بحث نے لوگوں کے جمہوریت پر اعتماد کی بحالی میں کوئی کردار ادا نہیں کیا جو لانگ مارچ، ڈیلز، شہر بندی، چھاپوں، عدالتی مقدمات اور اس کے نتیجے میں بننے والے بے اختیار ٹریبیونلز، دھرنوں اور کل جماعتی کانفرنسوں سے تنگ آچکے ہیں۔ جو بات اس تمام تر ڈرامے میں واضح ہو چکی ہے وہ یہ ہے کہ جمہوریت کرپٹ عناصر کے لیے ایک انعام ہے اور ان کے تحفظ کو یقینی بناتی ہے۔

جمہوریت کی بنیاد انسانوں کی اسمبلی، یعنی پارلیمنٹ کی حاکمیت اعلیٰ پر قائم ہے تاکہ ایک مخصوص اثرافہ اپنے اور اپنے مغربی استعماری آقاؤں کے مفادات کے تحفظ کے لیے قوانین کو تبدیل کر سکے۔ لہذا جمہوریت میں حکمران اور حزب اختلاف دونوں پارلیمنٹ میں بیٹھ کر اپنی مرضی کے مطابق آئینی ترامیم، قوانین اور اصولوں کو بناتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کی اپنی کرپشن کے ساتھ ساتھ استعماری آقاؤں کے احکامات کو بھی قانونی تحفظ ملتا ہے اور اس طرح ہماری معیشت اور سلامتی کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ جمہوریت کے ہی ذریعے ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جو اسلام سے براہ راست متصادم ہوتے ہیں جس میں وہ قوانین بھی شامل ہیں جس کے ذریعے اسلام کے سیاسی اظہار کو دبا یا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوریت کرپٹ عناصر کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے جو اس کے پیچھے ایسے دوڑتے ہیں جیسے یہ کوئی بہت بڑا انعام ہے۔

جمہوریت سے کوئی امید نہیں لگائی جاسکتی چاہے کوئی بھی حکمران بن جائے۔ اس قسم کی کوئی امید لگانا ایسے ہی ہے جیسے خود اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلباڑی ماری جائے جس کے بعد ہم کسی بھی قسم کی حرکت کرنے سے مفلوج ہو جائیں۔ جمہوریت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اس کی قیادت کبھی بھی لوگوں کے حوالے سے خود کو ذمہ دار اور جواب دہ نہ سمجھے اور نہ ہی آخرت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احتساب کا کوئی خوف رکھے۔ جمہوریت کی بنیاد اللہ کے دین کا انکار ہے کہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات نہیں ہے۔ جمہوریت وہ کرنے کا حکم دیتی ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اور یہ اس کام کو حرام قرار دیتی ہے جس کے کرنے کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ حکم دیتے ہیں۔ جمہوریت صرف ہمارے مسائل اور مشکلات میں اضافہ اور ہماری دنیا و آخرت کو برباد کرتی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا،

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

"جس کسی نے میرے ذکر (قرآن) سے منہ موڑا تو اس کی زندگی مشکل ہو جائے گی اور قیامت کے دن وہ اندھا اٹھایا جائے گا" (طہ: 124)۔

جمہوریت کا صرف ایک ہی حل ہے؛ اس کا فوری خاتمہ اور اس کی جگہ اسلام کے نظام حکمرانی یعنی خلافت کا قیام۔ حقیقی تبدیلی محض چہروں کی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ حقیقی تبدیلی جمہوریت کا خاتمہ اور خلافت کا قیام ہے۔ اسلام کے پورے دور حکومت میں، رسول اللہ ﷺ کے مدینہ میں حکمران ہونے سے لے کر، خلفائے راشدین کے دور اور پھر ان کے بعد آنے والے خلفاء کے دور میں، مسلمانوں نے انصاف اور تحفظ کی زندگی گزاری۔ ہم پر یہ لازم ہے کہ ہم اسلامی طرز زندگی کے احیاء کے لیے 000 کی جدوجہد کا حصہ بن جائیں کیونکہ یہی ایک واحد مخلص اور باخبر قیادت ہے جو جمہوریت کے خاتمے اور خلافت کے دوبارہ قیام کی دعوت دے رہی ہے۔ خلافت کے قیام کے بعد ہی ہمیں ایسے حکمران میسر آئیں گے جو صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈریں گے، حق کی بنیاد پر حکمرانی کریں گے اور نسل، مذہب، مکتبہ فکر، دولت اور رتبے سے قطع نظر لوگوں کی خدمت کریں گے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ

"یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے" (النساء: 105)۔

صرف اسی صورت میں ہم ظلم و جبر کی حکمرانی کا خاتمہ اور ریاست خلافت کی شکل میں اسلام کی حکمرانی کی واپسی دیکھیں گے۔ احمد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النَّبِيِّ ثُمَّ
سَكَتَ

"پھر ظلم کی حکمرانی ہوگی اور اس وقت تک رہی گی جب تک اللہ چاہیں گے۔ پھر جب اللہ چاہیں گے اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی۔ اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔"

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کامیڈیا آفس